کلیم عمر

کیا ماسکو پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی سے متعلق اپنے سابقہ موقف پر نظر ثانی کر رہا ہے؟

امریکی ہفت روزہ "ڈیفنس نیوز" نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ بھارت پاکستان کو الگ تھلگ کرنے کی جو سر توڑ کوششیں کر رہا ہے ان کے نتیجہ میں وہ روس کے ساتھ خود اپنے فوجی تعلقات کے مستقبل کو مخدوش بنا رہا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارتی سیکرٹری دفاع اچوتن نمبیار اپنے گزشتہ ماہ کے دورہ ماسکو سے اسلحہ کی خریداری کے ضمن میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ روس اس وقت پاکستان کو اسلحہ کی فروخت میں دلچسپی رکھتا ہے۔ بھارت روس سے ۱۵۲ ایم - ایم ہووٹزرز، ایئر کرافٹ کیریرز، ایس یو - ۲۷ اور ایس یو - ۳۰ جنگی طیاروں کے تازہ ترین ماڈلز کے علاوہ ایس - ۳۰۰ جہاز شکن میزائل کا نظام بھی خریدنے کا خواہش مند تھا۔ گزشتہ [۹۴ء] سال دسمبر میں روس کے فوجی حکام کے ایک وفد نے اسلام آباد کا دورہ کیا تھا۔ اپنے پاکستانی ہم مرتبہ افسران سے تبادلہ خیال کے بعد وفد نے پاکستان کو مختلف ہتھیاروں کی فروخت پر رضا مندی ظاہر کر دی تھی جن میں مگ ۲۹، ایس یو - ۲۷ جنگی طیاروں کے علاوہ ٹی - ۷۲ ٹینک بھی شامل تھے۔ تاہم بعد میں بھارت کے دباؤ کے پیش نظر، جو ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائی میں روسی اسلحہ کا سب سے بڑا خریدار رہا ہے، روس اپنی اس پیشکش سے دست کش ہو گیا۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء کے دس سالوں کے دوران بھارت نے روس سے ۲ بلین [ڈالر؟] سے زائد مالیت کا اسلحہ خریدا۔ گو ۱۹۹۰ء کی دہائی میں یہ تناسب برقرار نہیں رہ سکا ہے تاہم اب بھی بھارت روس سے سپیئر پارٹس اور حربی آلات خریدنے والا نہایت اہم ملک ہے۔ دوسری طرف بھارت روسی ڈیزائن کے کئی اہم ہتھیار بشمول ٹی - ۷۲ ٹینک اول الذکر کی اجازت سے تیار کر رہا ہے۔

مضبوط فوجی تعلقات کی اس تاریخ کے پیش نظر ماسکو میں نئی دہلی کے حامیان کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جن کے ذریعہ بھارت گزشتہ سال دسمبر میں روس کی طرف سے پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کے فیصلہ پر عملدر آمد رکوانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

لیکن اب لگ رہا ہے روس پاکستان کے ہاتھ اسلحہ کی فروخت پر پھر سے آمادہ ہے۔ سوال یہ پیدا

ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سا عامل ہے جس نے روس کو اپنے سابقہ موقف پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا ہے؟
مبصرین کا خیال ہے کہ روس امریکہ اور بھارت کے بڑھتے ہوئے فوجی تعلقات پر شدید تشویش کا شکار ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ ایک طویل عرصہ تک تیسری دنیا کو اسلحہ کی فراہمی کے میدان میں روس کا بنیادی حریف رہا ہے۔ "ڈیفنس نیوز" کی مذکورہ رپورٹ کے مطابق نمبیار کی ۱۴ ستمبر کو امریکی وزیر دفاع ولیم پیری سے واشنگٹن میں ہونے والی ملاقات کے بعد دونوں ممالک کے فوجی حکام نے مستقبل میں دونوں ملکوں کے درمیان فوجی تعاون کا بنیادی خاکہ تیار کرلیا ہے۔ امریکہ - بھارت فوجی تعاون کے اس مجوزہ پروگرام میں فوجی وفود کے باقاعدہ دوروں کا تبادلہ اور تحقیق و ترقی سے متعلق منصوبوں میں فنی امداد کی فراہمی شامل ہیں۔
نمبیار کی ولیم پیری سے ہونے والی یہ ملاقات امریکہ کے سیکرٹری دفاع کی طرف سے نئی دہلی میں اس معاہدہ پر دستخط کے ۹ ماہ بعد عمل میں آئی تھی جس میں دونوں ملکوں کے درمیان بہتر فوجی تعلقات، مشترکہ مشقوں اور مشترکہ تحقیقی کوششوں پر رضامندی کا اظہار کیا گیا تھا۔
ماسکو کو خدشہ یہ لاحق ہے کہ بھارت - امریکہ بڑھتے ہوئے فوجی تعاون کا لازمی نتیجہ یہ برآمد ہوگا کہ امریکہ روس کی جگہ بھارت کو جدید اسلحہ فراہم کرنے والا سب سے بڑا ملک بن جائے گا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہی وہ بنیادی عامل ہے جس نے روس کو مجبور کیا ہے کہ وہ گذشتہ دسمبر میں پاکستان کو اسلحہ فروخت نہ کرنے کے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ روسی نقطۂ نظر میں اس تبدیلی کا امتحان اس وقت ہوگا جب وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو ماسکو کے دورے پر جائیں گی۔ وزیر اعظم کے دورہ ماسکو کی تاریخوں کا تعین ابھی تک نہیں ہو سکا ہے۔ توقع یہی ہے کہ یہ دورہ اگلے سال [۹۶ء] کے شروع میں ہوگا۔
رپورٹ کے مطابق نمبیار نے پیری سے ملاقات کے دوران یہ یقین دہانی حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی کہ امریکہ پاکستان کو اس کے خریدے ہوئے اسلحہ کی ترسیل پر پابندی بدستور برقرار رکھے گا۔ لیکن وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ (بشکریہ دی نیوز، اسلام آباد/راولپنڈی)
ترجمہ و تلخیص: صبور علی سید

روس کی طرف سے بھارت کو کرایوجینک انجن کی فراہمی

اکنامک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق روس نے بھارت کو سات کرایوجینک انجن فراہم کرنے پر آمادگی ظاہر کردی ہے جن میں سے پہلا انجن ۱۹۹۶ء کے آخر تک مؤخرالذکر کے حوالے کردیا جائے گا۔
اس سے پہلے امریکہ نے ۱۹۹۲ء میں ISRO اور گلاف کوسموس پر دو سال تک اُس معاہدہ کی